سوال

(224) حرامی کے نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دوسرے کو اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حرامی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر وہ مسلمان ہے تو نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ اپنی ماں اور اس کے ساتھ بدکاری کرنے والے کے گناہ میں شریک نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اَلَّا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزرَ اُخریٰ ٣٨ ... سورة النجم

''کوئی شخص دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

اگر یہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے اور پسندیدہ اخلاق کو اختیار کرے تو ان دونوں کے عمل کی وجہ سے اس پر وئی عار نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

یٰاَیُّہَا النّاسُ اِنّا خَلَقنٰکُم مِن ذَکَرٍ وَاُنثیٰ وَجَعَلنٰکُم شُعوبًا وَقَبائِلَ لِتَعارَفوا ۚ اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللَّہِ اَتقىٰکُم ۚ اِنَّ اللَّہَ عَلیمٌ خَبیرٌ ١٣ ... سورة الحجرات

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے برادریاں اور خاندان بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ کے نزدیک تم سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ سے جب یہ پوچھا گیا کہ سب سے معزز کون ہے ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے'' نبی علیہ الصلوة والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے۔

((من بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ)) (صحیح مسلم)

''جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا تو اس کا نسب اسے آگے نہ لے جاسکے گا۔''

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا :

((إذاخطب إليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد عريض)) (جامع الترمذي)

’’جب تم سے کوئی ایسا شخص رشتہ طلب کرے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو ورنہ زمین میں بہت بڑا فتنہ و فساد رونما ہو جائے گا۔‘‘

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج3ص187

محدث فتویٰ